تبصرے

معین العارفین از جناب محمد خادم حسن صاحب زبیری تقطیع کلاں ضخامت ۱۷۰ صفحات کتابت وطباعت بہتر قیمت غیر مجلد عہ/ پتہ :- شعبہ تبلیغ واشاعت دفتر درگاہ خواجہ صاحب اجمیر۔

حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی رحمۃ اللہ علیہ شہرت اور مرجع عوام وخواص ہونے کے اعتبار سے ہندوستان کے سب سے بڑے ولی اللہ اور بزرگ ہیں۔ ہر سال لاکھوں انسان اختلافِ مشرب وعقائد بلکہ اختلافِ مذہب ومسلک کے باوجود آپ کی درگاہ کی زیارت سے شرف اندوز ہوتے ہیں۔ لیکن یہ بڑے افسوس کی بات تھی کہ اب تک آپ کا کوئی مستند اور محققانہ تذکرہ نہیں لکھا گیا تھا۔ جناب محمد خادم حسن صاحب زبیری مبارکباد کے لائق ہیں کہ آپ نے معین العارفین کے نام سے ایک ایسا تذکرہ لکھ کر اس ضرورت کو پورا کرنے کی طرف سب سے پہلے توجہ کی۔ چنانچہ اس کتاب میں موصوف نے حضرت خواجہ کے حالات وسوانح ممکن الحصول مآخذ کی روشنی میں سنہ وار مرتب کئے ہیں اور مختلف فیہ مسائل پر محققانہ اور بصیرت افروز کلام کیا ہے، صوفیائے کرام کے تذکرے عموماً ان کی کرامات اور خوارق عادات کا رناموں سے پُر ہوتے ہیں جن کا مقصد ان کو مافوق الانسان کی حیثیت سے پیش کرنا ہوتا ہے لیکن اس کتاب کا اسلوب ایسا نہیں بلکہ مورخانہ ہے اور لائق مؤلف نے جو کچھ لکھا ہے بہت سنبھل کر اور کافی مطالعہ اور غور وخوض کے بعد لکھا ہے تاہم بعض جگہ تعبیر نامناسب ہو گئی ہے مثلاً صلہ پر یہ عبارت کہ "آپ کا (حضرت خواجہ کا) مقصد اولین ہندوستان میں لوگوں کو مسلمان بنانا نہ تھا بلکہ انسان اور کامل انسان بنانا تھا" پھر اسی صفحہ پر

آگے چل کر "آپ مذہبی تعصبات کی تنگ نظری سے گذر کر ایک ایسے مقام پر تھے جہاں آپ کو ہر خدارسی کا ذریعہ پسندیدہ تھا۔"

نزولِ قرآن اور بعثتِ محمدی کے بعد خدارسی کا ذریعہ سوائے اسلام کے اور کوئی دوسرا نہیں ہے اور اسی طرح تکمیلِ انسانیت کا راستہ اس کے سوا اور کوئی نہیں ہے ہر مسلمان کے لئے یہ عقیدہ رکھنا ضروری ہے۔ پھر حضرت خواجہ تو کوئی معمولی درجہ کے مسلمان نہیں تھے اس بنا پر یہ کیوں کر ممکن ہے کہ وہ انسان کامل ہونے کے لئے مسلمان ہونے کو ضروری نہ سمجھیں اور اسلام کے علاوہ دوسرے طریقوں کو بھی خدارسی کا ذریعہ مانیں۔ البتہ ہاں جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین تھے اسی طرح حضرت خواجہ بھی بارگاہِ نبوت سے اختصاصِ معنوی و قُربِ روحانی رکھنے کے باعث سب انسانوں کے لئے بلا تفریق ملت و مذہب سرچشمۂ فیض و برکت تھے اور آپ سے جو شخص بھی عقیدت رکھتا اور قریب ہوتا تھا بقدر حوصلہ و استعداد کچھ نہ کچھ حاصل کر ہی لیتا تھا۔ انسانی محبت۔ خلقِ خدا پر شفقت۔ ہر شخص کو فائدہ پہنچانے اور اس کی خدمت کرنے کا جذبہ رکھنا عین اسلام کی تعلیم ہے اور حضرت خواجہ کا مرتبہ بلاشبہ اس میں بہت بلند تھا لیکن یہ اور چیز ہے اور اسلام کے سوا دوسرے ذرائع کو بھی خدارسی کا ذریعہ ماننا اور اس کو پسند کرنا یہ اور چیز ہے اور ان دونوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ حضرت خواجہ کی طرح جو مسلمان بھی لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ اور "اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ" پر ایمان رکھتا ہے اس کا یقین رکھتا ہے کہ خدارسی کے لئے اسلام کے علاوہ تمام راہیں کعبہ کی نہیں ترکستان کی راہیں ہیں۔ کتاب چھ حصوں پر تقسیم ہے۔ حصہ اول میں حضرت خواجہ کے سوانح، دوم میں سیرت و اخلاق، سوم میں درگاہ میں بڑے بڑے لوگوں کی حاضری کا تذکرہ۔ چہارم میں عمارتوں اور مراسم درگاہ کا بیان۔ پنجم میں روحانی تصرفات اور کرامات کا ذکر ہے اور آخری حصہ ششم میں اجمیر کی تاریخ۔ اور اس کی عمارتوں اور باغات وغیرہ کا بیان ہے غرض کہ روحانی لطائف و